23346 ـ بنكوں ميں رقم ركھنے كا حكم، اور فوائد كا كيا كريں

سوال

ہم اپنى رقم بنكوں ميں ركھتے ہيں... بنك ہميں جو فوائد ديتے ہيں ہم اس كا كيا كريں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

فوائد كے بدلے بنكوں ميں مال ركھنا سود ہے، اور سود كبيره گناه ميں شامل ہوتا ہے.

الله سبحانه وتعالى كا ارشاد ہے:

اے ايمان والو الله تعالى سے ڈرو اور اس كا تقوى اختيار كرتے ہوئے جو سود باقى بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پكے اور سچے مومن ہو، اور اگر تم ايسا نہيں كرو گے تو الله تعالى اور اس كے رسول (صلى الله عليہ وسلم) كى طرف سے اعلان جنگ ہے، اور اگر تم توبہ كر لو تو تمہارے ليے تمہارے اصل مال ہيں نہ تو تم ظلم كرو اور نہ ہى تم پر ظلم كيا جائےگا البقرة (278 ـ 279).

اور اگر مسلمان شخص بنك ميں مال ركھنے پر مجبور ہو، يعنى بنك ميں ركھنے كے علاوه اس كے پاس مال كى حفاظت كا كوئى وسيلہ نہ ہو تو ان شاء الله دو شرطوں كے ساتھ ايسا كرنے ميں كوئى حرج نہيں:

1 ـ اس كے بدلے ميں كوئى فائده حاصل نہ كرے.

2 ـ بنك كا سو فيصدى سودى كاروبار اور لين دين نہ ہو، بلكہ اس بنك كے مباح اور جائز كام ہوں جہاں وه اموال كى انويسمنٹ اور سرمايہ كارى كرے.

آپ سوال نمبر (22392) اور (49677) كے جوابات كا مراجع اور مطالعہ ضرور كريں.

اصحاب مال كھاتے داروں كو بنك جو سودى فوائد كى شكل ميں مال ديتا ہے اس سے استفاده كرنا حلال نہيں، بلكہ مختلف قسم كے بھلائى اور خير كے كاموں ميں صرف كر كےاس سے خلاصى اور چھٹكارا حاصل كرنا ضرورى اور

واجب ہے.

مستقل فتوی کیمٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

بنك میں رقم جمع کروانے والوں کو بنك جو نفع دیتا ہے وہ سود شمار ہوتا ہے، اس کے لیے ان فوائد سے نفع حاصل کرنا حلال نہیں، اسے چاہیے کہ وہ سودی بنکوں میں رقم جمع کروانے پر اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرے اور اس نے بنك میں جو رقم جمع کروا رکھی ہے اور جو نفع ہے اسے نکلوا لے، اصل رقم اپنے پاس رکھے اور اس پر جتنا زیادہ ہے وہ نیکی کے کاموں اور فقراء و مساکین اور اصلاح کے کاموں وغیرہ میں صرف کردے.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (2 / 404).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے:

اور بنك نے جو آپ کو نفع دیا ہے وہ بنك کو واپس نہ کریں اور نہ ہی خود کھائیں، بلکہ اسے نیکی اور بھلائی کے کاموں میں صرف کریں مثلا فقراء اور مساکین پر صدقہ و خیرات اور بیت الخلاء کی تعمیر و مرمت اور مقروض لوگ جو اپنے قرضے ادا کرنے سے عاجز ہیں کے قرضے ادا کر کے.

دیکھیں: فتاوى اسلامية (2 / 407).

واللہ اعلم .